عالمگیریت کا تعارف اور تاریخی پسِ منظر: ایک تحقیقی جائزہ

Introduction to Globalization and its historical backgroung: A research evaluation

مقدس اللہ [i] محمد زبیر [ii]

Abstract

Globalization is basically an extension of western philosophical thought processes. It has three dimensions; Economic, Political and Cultural. Mass media mislead the people and projected only its economic profile. But as the Global Trade and Financial activity multiplied as Foreign Direct Investment, the TNCs emerged as corporate empires and foreign consumer goods flooded local Markets. Tourism and Immigration enhanced due to fastest means of travelling, communication and money transfer facilities. The economies of nation states got improved due to introduction of markets consumer economy. But the Nation states felt threatened and desperately strived for sovereignty and not local markets performance. The Free trade favored only highly industrialized countries and tuned NICs and LDCs into Raw material providers rather than manufacturers and producers. This paper introduces the Political, Economic and Cultural dimensions of Globalization and introduces the real face of Globalism.

تعارف

عالمگیریت انگریزی لفظ "Globalization" کا محض اردو ترجمہ ہے۔ اردو زبان میں یہ لفظ پہلے کہیں مستعمل نہیں رہا ہے۔ علماء اور سکالرز نے اگر تحریر و تقریر میں یہ لفظ استعمال کیا بھی ہے تو اس سے زیر بحث عالمگیریت مراد نہیں، بلکہ لفظ عالَم (دنیا) جو اس کا مادہ ہے، اس کے جتنے بھی صفتی اسماء ہیں، جیسے عالمی، عالمگیر، وغیرہ مراد ہیں۔ عالمگیریت لفظ "عالم" سے مشتق ہے۔ معاصر عالمگیریت مغربی فکر و فلسفہ "

i اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، شہید بینظیر بھٹو یونیورسٹی شرینگل، دیر اپر
ii لیکچرر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبد الولی خان یونیورسٹی مردان

گلوبلائزیشن" کیلئے جدید وضع شدہ اصطلاح ہے۔ ۱۹۹۱ء کے بعد سیاسی، عمرانی اور اقتصادی ادب میں اس کا استعمال بکثرت ہونے لگا ہے۔ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا نے اسے ترویج دی اور اب یہ صورتحال ہے کہ اِس اصطلاح کو میڈیا نے فنا کر دیا ہے۔ لیکن وجود پوری قوت و شوکت کیساتھ موجود ہے۔ لہٰذا معاصر عالمگیریت سے جب ہم بحث کریں گے تو اِس سے مراد گلوبلائزیشن ہو گی۔

لغوی تعریف

گلوبلائزیشن کی لغوی تعریف کو درج ذیل طریقے سے واضح کیا جاسکتا ہے:

۱۔ لفظ کا مادہ: اصل میں "Globe" ہے جس کے معنی ہیں زمین، کُرّہ ارض، گول شے، گیند، کُرہ وغیرہ[1]۔

۲۔ لفظ "گلوب" کے مشتقات:

(i) Globular یعنی کروی شکل کا (Globe Shaped)

(ii) Globalize: کسی مسئلے یا نظام کو عالمی سطح پر رائج کرنا۔

(iiii) Globalism گلوبل ازم کا مطلب ہے عالمی سیاسی نظریہ: یعنی یہ نظریہ کہ اقوام سب سے پہلے عالمی سطح پر قوانین کی تشکیل کریں اور ریاستی یا داخلی اُمور اس کے بعد ہوں یا اس نظریے کی اشاعت وترویج کا عمل[2]۔

(iv) Globalization: کسی مسئلے یا نظام کا عالمگیر ہونا یا عالمگیر کرنا۔

1. *(v) The Policy or doctrine of involving ones country in international affairs, alliances etc3.*

عالمی سطح پر سیاسی، اقتصادی اور سماجی معاملات میں ایک ملک کا اپنے آپ کو ملوث کرنا گلوبلزم کہلاتا ہے۔

۳۔ لغوی مفہوم: اِنکارٹا (Encarta) ڈکشنری کے مطابق[4]:

Globalization:

2. *Global adoption of social institutions: The process by which social institutions become adopted on a global scale.*

   سماجی اداروں کا عالمگیر ہونا، یا وہ طریقہ کار جس کے ذریعے سماجی ادارے عالمگیر شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

3. *Operation at international level: The process by which a business or company becomes international or starts operating at an international level.*

عالمگیر پیمانے پر اقدامات یا وہ طریقہ جس کے مطابق ایک بزنس یا کمپنی بین الاقوامی سطح پر اپنے اُمور انجام دیتی ہے۔

4. *The trend towards looking at economic and financial issues, instruments and portfolios from a worldwide rather a single country viewpoint*[5].

تجارتی اور تمویلی معاملات، طریقہ کار اور دائرہ عمل کو بجائے قومی کے ایک عالمی تناظر میں دیکھنے کے رجحان کو گلوبلائزیشن کہتے ہیں۔

4. انٹرنیشنل انسائیکلوپیڈیا آف بزنس اینڈ مینجمنٹ کے مطابق:

"یہ ایک عالمی تہذیب کے پھیلاؤ اور اُس کو وسعت دینے کیلئے ایک نقش راہ ہے[6]۔"

اصطلاحی تعریف

Globalization Means: 7

1. It is related to laissez-faire capitalism and neo-liberalism.

گلوبلائزیشن (عالمگیریت) Laissezfaire، سرمایہ دارانہ نظام اور ۲۱ ویں صدی میں لبرل ازم کے دوبارہ احیاء کو کہتے ہیں۔

2. Globalism, If the concept is reduced to its economic aspects, can be said to contrast with economic nationalism and protectionism.

گلوبلزم، اگر صرف اقتصادی معنوں میں مراد لیا جائے، تو اس سے مراد قومی ریاستوں کے اپنے اقتصادی مفادات کو تحفظ دینے والے پالیسیوں اور اقدامات کے ضد کا نام ہے۔

3. Globalization Means "erosion of nation states or national boundaries".

گلوبلائزیشن کا مطلب قومی مملکتوں کو تحلیل کرنا اور سرحدات کو ختم کرنا ہے۔

4. Globalization Means" making connections between places on a global scale".

گلوبلائزیشن سے مراد "عالمگیر سطح پر مقامات کے درمیان رابطہ اور تعلق ہے" ۔

5. Globalization means "The foundation of global village". With a view to Creating a Global civilization".

گلوبلایزیشن سے مراد ایک "عالمگیر گاؤں کی بنیاد رکھنا ہے۔ تا کہ ایک عالمگیر تہذیب کو بنایا جائے"۔ یاسر ندیم "عالمگیریت کیا ہے کے ضمن میں لکھتے ہیں[8]۔

(ا) گلوبلائزیشن کے ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ یہ اصطلاح اگرچہ نیا ہے، لیکن اس اِصطلاح کے معنی بہت قدیم ہیں۔

(ب) عربی زبان میں گلوبلائزیشن کو "العولمہ" کہتے ہیں۔ کچھ لوگوں نے ابتداءً "الکونیہ" اور" الکوکبہ" لفظ استعمال کرنے کی کوشش کی لیکن قاہرہ کی مجمع اللغتہ العربیہ نے لفظ "العولمہ" ہی استعمال کرنے کا فیصلہ کیا۔

(ج) انگلش میں اسکو گلوبلائزیشن کہتے ہیں جس کے معنی ہیں کسی چیز کو عام کرنا اور اسکے دائرے کو وسیع کرنا۔ مصنف کے مطابق "اس لفظ کا استعمال سب سے پہلے امریکہ میں ہوا۔[9]"

(د) بعض مفکرین نے گلوبلائزیشن کو نیو ورلڈ آرڈر سے بھی تعبیر کیا ہے جس کی طرف جارج بُش سینئر نے خلیج جنگ کے بعد اگست ۱۹۹۰ء میں خلیج میں مقیم امریکی فوجیوں سے خطاب کرتے ہوئے اشارہ کیا تھا۔

(ہ) امریکی صدر بل کلنٹن کے بقول: "گلوبلائزیشن" محض اقتصادی مسئلہ نہیں، بلکہ یہ ماحول، تربیت اور صحت جیسے عالمی مسائل سے بھی دلچسپی رکھتا ہے۔

مزید تعریفات

عالمگیریت کی حمایت میں [10] Pro Globalization Definitions

IMF کے مطابق:

IMF defines globalization as "The growing economic interdependence of countries worldwide through increasing volume and variety of cross-border transactions in goods and services, freer international capital flows and more rapid and wide spread diffusion of technology.

"عالمگیریت عالمی سطح پر ملکوں کے درمیان باہمی اقتصادی انحصار، سرحدات کے آرپار متنوع اشیاء کی تجارت اور خدمات کا بڑھتا ہوا حجم، سرمائے کا آزادانہ بہاؤ اور ٹیکنالوجی کا پھیلاؤ ہے۔"

عالمی بینک (World Bank) کے مطابق

The World Bank defines globalization as the "Freedom and ability of individuals and firms to initiate voluntary economic transactions with residents of other countries.

"فرد اور فرم کی آزادی اور قابلیت جس کے ذریعے وہ رضاکارانہ طور پر دوسرے ملکوں کے افراد اور فرموں کے ساتھ اپنے اقتصادی معاملات چلا سکے."

"Globalization is a Marketing or Strategy term that refers to the emergence of international markets for consumer goods characterized by similar customer needs and tastes enabling, for example, selling the same

cars or soaps or foods with similar ad campaigns to people in different cultures".

"گلوبلائزیشن ایک تجارتی یا تجارتی طریقہ کار کی اصطلاح کا نام ہے۔ جو بین الاقوامی تجارتی منڈیوں میں اشیائے صرف سے متعلق مختلف ممالک کے لوگوں، ان کے ثقافتی رویوں میں ترجیحات اور ضرورتوں کے اندر مماثلت کے رجحان کو ظاہر کرتا ہے۔"

"Globalization also means cross-border management activities or development processes to adapt to the emergence of a globalized market or to seek and realize benefit from economies of scale or scope or from cross-border learning among different country-based organizations."

"گلوبلائزیشن حد بندیوں سے ماوراء تجارتی سرگرمی، اُنکی نظم، ترقی اور اُنکی نگرانی کو کہتے ہیں تاکہ عالمگیر تجارت میں ہم آہنگی پیدا ہو۔ اور حد بندیوں سے ماوراء مختلف ممالک کے معیشتوں اور تنظیمی اداروں سے فوائد کے حصول اور اس طریقہ کار کو رائج اور ممکن بنایا جاسکے۔"

"Globalization is a technical term that combines the development processes of internationalization and localization".

گلوبلائزیشن ایک تکنیکی اصطلاح ہے جو کہ ترقی کے عمل کے حوالے سے بین الاقوامیت اور مقامیت کو ہم آہنگ کرتی ہے۔

Globalization is "The spread of capitalism from developed to developing nations.

گلوبلائزیشن ترقی یافتہ اقوام سے ترقی پذیر اقوام کی طرف سرمایہ داری نظام کی توسیع کا نام ہے۔

"The concept of globalization refers both to the compression of the world and the intensification of consciousness of the world as whole"

گلوبلائزیشن بحیثیت مجموعی "دنیا کے ملکوں کے درمیان فاصلوں کے سمٹنے اور بیداری کے احساس کو اُجاگر کرنے کا نظریہ ہے"۔

George Soros on globalization، says,"I shall take it to mean the develop- pment of global financial markets, the growth of transnational corporations ,and their increasing domination over national economies.[11] "

جارج سوروس کے مطابق " میرے نزدیک گلوبلائزیشن، تمویلی مارکیٹوں کی ترقی، کثیر الملکی کارپوریشنوں کی بڑھوتری اور قومی مملکتوں کے اقتصادیات پر انکے غلبے کا نام ہے"۔

[12] عالمگیریت کی مخالفت میں *Anti-Globalization Definitions*

انسانی حقوق کے ادارے اور قومی مملکتیں (Nation States) گلوبلائزیشن کے بارے میں سخت تحفظات کے شکار ہیں اور عالمگیریت کو نقصان دہ تصور کرتے ہیں۔ اس بارے میں اگرچہ وہ ایک مشترکہ نقطہ نظر پر متفق نظر نہیں آتے۔ البتہ میڈیا والے اسی گلوبلائزیشن مخالف تحریک کو "Anti-Globalization" کہتے ہیں اور اس کو ترجیح دیتے ہیں۔ عام طور پر گلوبلائزیشن کے ناقدین سمجھتے ہیں کہ گلوبلائزیشن کے اب تک وہ مثبت نتائج ظاہر نہیں ہو رہے جس کا اظہار بین الاقوامی سطح پر آزادانہ تجارت (Free Trade) کے حامی کرتے رہے ہیں اور جو ادارے جیسے WTO, WB, IMF اس کے پُرزور حامی ہیں۔ انہوں نے غریب اور پسماندہ ممالک کے مفادات کا کچھ خیال نہیں رکھا اور نہ ہی مزدور طبقہ اور ماحولیات کی طرف توجہ دے رہے ہیں۔ لہذا گلوبلائزیشن کی تعریف یوں کرتے ہیں۔

1. It's the globalization of money and corporations and not people and unions 13 .

یہ مالیاتی اور تجارتی کارپوریشنوں کی عالمگیریت ہے۔ انسانوں اور انسانی حقوق کے اداروں کی نہیں۔

2. Globalization means strict immigration control in nearly all countries[14] .

گلوبلائزیشن کا مطلب ہے تقریباً تمام ملکوں میں "سخت امیگریشن کے قوانین اور کنٹرول"

3. It's the lack of labor rights in the developing world 15 .

گلوبلائزیشن کا مطلب ہے "ترقی پذیر دنیا میں مزدوروں کے حقوق کا انحطاط یعنی بین الاقوامی منڈیوں پر قومی مملکتوں کا کنٹرول نہ ہونا۔

4. Globalization is the displacement of the role of nation states from global politics and making NGOs and MNCs as de facto rulers of the world16.

گلوبلائزیشن کا مطلب ہے "قومی مملکتوں (Nation States) کو عالمی سیاست سے بے دخل کرنا اور غیر سرکاری تنظیموں اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کو اختیارات کا مالک بنانا۔"

دائرہ عمل (Scope)

عالمگیریت محض ایک اقتصادی فلسفہ نہیں رہا بلکہ جنگ عظیم دوم کے بعد اس نظرئے نے ایک کثیر الجہتی کردار ادا کیاہے۔ عالمگیر سطح پر اشیائے صرف کی نقل و حمل[17]، رقوم کی منتقلی[18] اطلاعات کی فراہمی[19] لوگوں کا تلاش معاش کے بہتر ذرائع کیلئے بیرونی ممالک کا رُخ کرنا یعنی امیگریشن اور اس سے متعلق قوانین[20] ٹیکنالوجی میں ترقی[21] متنوع تنظیموں کا وجود میں آنا[22] نئے ملکی اور بین الاقوامی قوانین اور انفراسٹرکچر کا وجود[23] گلوبلائزیشن کا سبب بن چکے ہیں۔ ان رجحانات میں سب سے اہم جو عالمگیریت کے نظریئے اور وجود کو آگے بڑھارہے ہے ،وہ یہ ہیں۔

اقتصادی (Economic)[24]

أ- عالمی معیشت میں بڑھوتری سے بھی زیادہ تیز رفتاری کیساتھ بین الاقوامی تجارت میں اضافہ ہونا۔

ب- براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (Foreign Direct Investment) اور سرمائے کے بین الاقوامی بہاؤ میں تیزی کا رجحان[25]۔

ت- عالمی اقتصادی تنظیم (WTO) اور اوپیک (OPEC)[26] تنظیموں کے معاہدوں کے نتیجے میں بین الاقوامی سرحدات کا بے اثر ہونا اور قومی خودمختاری کا بتدریج ختم ہونا۔

ث- عالمی مالیاتی نظام (Global Financial System) کا وجود میں آنا[27]۔

ج- عالمی معیشت میں ملٹی نیشنل کمپنیوں (Multinational Corporations) کے حِصص کا بڑھ جانا۔

ح- بین الاقوامی مالیاتی اداروں، جیسے World Bank, IMF اور WTO کے بین الاقوامی تجارت میں کردار کا بہت بڑھ جانا[28]۔

خ- کثیر القومی کمپنیوں کا بین الاقوامی تجارت میں کردار وغیرہ۔

د- دوسری جنگ عظیم (1945) کے بعد تجارتی پابندیوں (Trade Barriers) میں کافی حد تک کمی لائی گئی۔ اس سلسلے میں پہلے سے اہم معاہدے ہوئے۔ جیسے محصولات و تجارت کا عالمی معاہدہ جسے (GATT) کہتے ہیں۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد ۱۹۳۰ء میں عمل میں آیا

لیکن کوئی قابل ذکر رول ادا نہ کر سکا۔ GATT کی تحلیل کے بعد عالمی اقتصادی تنظیم (WTO)وجود میں آئی۔جسکے مقاصد واہداف میں سے چند یہ ہیں[29]۔

(1)آزادانہ تجارت (Free Trade) کا فروغ۔ (2)محصولات اور ٹیکسوں میں کمی یا انکا خاتمہ۔

(3)آزاد تجارتی علاقوں (Free Trade Zones)کا قیام۔جس میں انتہائی کم محصولات ہوں یابالکل نہ ہوں[30]۔

(4)نقل و حمل(Transportation) کے اخراجات میں کمی خاص کر بحری تجارت جس میں بڑے بڑے کنٹینر ذرائع نقل و حمل ہیں[31]۔

(5) قومی مملکتوں(Nation States) کی سرمائے پر کنٹرول میں کمی یا اسکاخاتمہ۔

(6) ایجادات و اکتشافات کے ذاتی حقوق کی حفاظت[32] Intellectual Property restrictions:

(7) ایجادات واِکتشافات کے ذاتی حقوق سے متعلق قوانین میں ہم آہنگی اور مزید قدغنوں کیلئے سفارشات۔

ثقافتی:(Cultural)

أ- زیادہ بین الاقوامی ثقافتی تبادلہ (Greater Cultural Exchange)

ب- کثیر الجہتی ثقافت کو رواج دینا اور پھیلانا[33]

ت- میڈیا خصوصاً ہالی وڈ کی فلموں کے ذریعے ہر قسم کی ثقافت کی افراد تک رسائی کوممکن اور آسان بنانا البتہ اس بارے میں یہ خدشہ موجودہے کہ یہ ثقافتی تبادلہ (Cultural Exchange)مقامی ثقافتوں کو آسانی سے بے دخل کر دے گا۔جس سے عالمی سطح پر تہذیبوں کے تنوّع میں کمی واقع ہوگی دوسرے لفظوں میں مغربیت عام ہوگی۔

ث- بین الاقوامی سیر وسیاحت میں اضافہ

ج- ترک وطن، خاص کر غیر قانونی ترک وطن (Illegal Immigration)میں اضافہ

ح- غیر ملکی اشیائے صرف خاص کر فاسٹ فوڈ جیسے پیزا کے ایف سی، میکڈانلڈ کا دوسرے ملکوں میں رواج پکڑنا[34]۔

خ- عالمگیر مواصلاتی نظام کا فروغ اور اسکے نتیجے میں اطلاعات (DATA) کا ورائے سرحدات آزادانہ بہاؤ۔ جس میں ٹیکنالوجی جیسے انٹرنیٹ، مواصلاتی سیٹلائٹ، اینڈرائڈ موبائل اور ٹیلیفون وغیرہ شامل ہے[35]۔

د- کاپی رائٹ اور پیٹنٹ کے معیارات میں اضافہ اور گلوبل سطح پر اس کے اطلاق کا فروغ[36]۔

ذ- عالمی اقدار (Universal values) کی تشکیل اور اس کا فروغ[37]۔

ر- ایک عالمی فوجداری عدالت "انٹر نیشنل کریمینل کورٹ" کی پُرزور وکالت اور بین الاقوامی انصاف کے لئے تحریک "انٹر نیشنل جسٹس موومنٹس" پرزور۔

سیاسی: (Political)

اقتصادی اور ثقافتی پہلوؤں کے علاوہ عالمگیریت کی ایک جہت سیاسی بھی ہے۔ جو گلوبل لبرل ڈیموکریسی اور ایک" یونیورسل ہوموجینیس سٹیٹ" پر یقین رکھتی ہے۔ یہی ایک ایسی جہت ہے جسکے بارے میں قومی ریاستیں[38] سخت تحفظات کے شکار ہیں۔ عالمگیریت کے داعیوں کی اس سلسلے میں بے تابی، عالمی صیانت کو لاحق خطرات اور عالمی اقتصادی حوالے سے مغربی ممالک کے تجارتی زوائد (Trade Surplus) میں بے تحاشا بڑھوتری قومی مملکتوں کو اب بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر چکی ہیں۔

عالمگیریت کا تاریخی پس منظر

اُنیسویں صدی کے بارے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ علمی و فکری حوالے سے یہ صدی عالمگیریت کی شروعات (The First Era of Globalization) کی صدی تھی۔ فکری طور پر عالمگیریت کیلئے راہ ہموار کرنے والی اصطلاحات ماڈرن ازم اور لبرل ازم کی تھیں۔ عمرانی، اقتصادی اور سیاسی نقطہ نظر سے مغربی مفکرین ان اصطلاحات کو اپنے اپنے میدانوں میں استعمال کرنے لگے۔ پس ماڈرن ازم اور لبرل ازم مغربی اقتصادی، سیاسی اور عمرانی فکر و فلسفہ ٹھہرا جس نے آنے والے وقتوں میں مغربی طرز فکر پر گہرے نقوش چھوڑے۔

ماڈرن ازم کی تاریخ[39]

جدیدیت کی وجود کی تشکیل کرنے والے اہم اجزائے ترکیبی یہ ہیں۔

مذہب کے حوالے سے

کوئی بھی نظریہ جو اس یقین پر مبنی ہو کہ جدید علمی ارتقاء (Scholarship) اور سائنسی ترقی مذہبی عقائد (Traditional Doctrine) میں بنیادی تبدیلی کے بغیر ممکن نہیں۔

ماڈرن ازم اور کھیتولک چرچ: ماڈرن ازم اُنیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کے ابتداء میں ایک رومن کھیتولک تحریک کو بھی کہتے ہیں۔ چنانچہ اُنیسویں صدی مین سائنسی انقلاب اور سائنٹفک میتھڈ پر مبالغہ آمیز زور دینے کے نتیجے میں عیسائی متجددین نے عیسائی عقائد (Dogmas)کی تجزیہ وتحلیل اور تشکیل جدید کرنی چاہی جس نے عیسائی مذہب کے بعض عقائد کی صحت کو مشکوک ثابت کیا۔ تجزیہ وتحلیل کو اٹھارویں اور اُنیسویں صدی کے فلسفیانہ افکار جیسے عقلیت، عملیت، وجودیت وغیرہ کی روشنی میں کرنا چاہا۔ مثلاً یہ کہ:

- ✓ محض عقائد آفاقی حقیقتیں نہیں مانے جاسکتے اور یہ ہمیشہ کیلئے لگی بندھی یعنی مطلق حق نہیں ہے۔
- ✓ عقائد کی صداقت مذہبی بنیادوں پر جانچا نہیں جا سکتا بلکہ ان میں اگر کچھ صداقت ہے تو وہ بھی ارتقائی(Evolutionary) عمل کا حصہ ہیں۔
- ✓ وحی کی صداقت کو بھی تجربی(Human Experiences)کی بنیادوں پر جانچنا چاہیے۔
- ✓ اصل چیز ارادہ (Will)، عملیت (Pragmatism)ہے ورنہ عقائد ایک خاص دور کے لوگوں کے توہمات کے سوا کچھ نہیں۔
- ✓ چرچ اصلاحی کا موں(Social Reforms) میں حصہّ لے اور سائنسدانوں کی طرح نئے افکار ونظریات پیش کر کے جدید دنیا میں اپنا کھو یا ہوا مقام دوبارہ حاصل کر سکتا ہے۔

متجدّدین کی ان فلسفوں بشمول ماڈرن ازم کی ۱۹۰۷ء میں پوپPius-x نے با ضابطہ طور پر "Synthesis of all Heresies"کہہ کے تکفیر کی اور کھیتولک چرچ میں تجدد کی یہ تحریک ختم ہو گئی۔

پروٹسٹنٹ ازم اور ماڈرن ازم: ماڈرن ازم اگر چہ اب پروٹسٹنٹ چرچ میں بطور ایک منظم تحریک کے موجود نہیں لیکن اس مذہب کا ایک جزوِلاینفک ضرور ہے۔ چنانچہ آج

پروٹسٹنٹ ازم اور ماڈرن ازم لازم وملزوم ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ماڈرن ازم کی ابتداء دراصل پندرھویں صدی میں مارٹن لوتھر کی "تحریک اصلاح مذہب" ہی سے ہوئی اور یہی صحیح ہے۔ماڈرن ازم اور پروٹسٹنٹ ازم دونوں میں لبرل خیالات وتحاریک اور آزاد رجحانات کی اقدار کا اشتراک پایا جاتا ہے۔

ماڈرن ازم، لبرل ازم اور چرچ آف انگلینڈ: مغربی مفکرین بعض اوقات ماڈرن ازم اور لبرل ازم مترادف معنوں میں استعمال کرتے ہیں۔چرچ آف انگلینڈ نے ۱۸۹۸ء میں "Modern Churchmen's Union" کی بنیاد رکھی جن کا مقصد بائبل، الٰہیات، نفسیات، مذہب اور دوسرے متعلقہ علوم کی جدید تشریح اور لبرل خیالات کی ترویج اور فروغ تھا۔اس سلسلے میں لبرل پادری ہیری ایمرسن نے بڑا کردار ادا کیا۔

ماڈرن ازم، مذہبی عقائد اورروایت: جدیدیت مذہب اور روایتوں (Traditions and Dogmas) کو رد کرتا ہے۔چونکہ مذہبی اقدار مسلّم اور بدیہی ہیں اور کسی سائنٹیفک میتھڈ کے گرفت میں نہیں آسکتے اور کسی بھی وقت تجربی عمل (Empirical Research) کے طریقوں کی تنقید، تغلیط اور تردید کی صلاحیت رکھتے ہیں لہٰذا ماڈرن ازم کی بنیاد میں مذہب سے مخاصمت بلکہ مذہب دشمنی کی اجزاء موجود رہتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ امریکہ میں ماڈرن ازم فنڈامنٹلزم کی ضد میں بولا جاتا ہے۔ماڈرنسٹ، سیاسی، سماجی اور اقتصادی عمل میں ارتقاء کیلئے سائنسی تجربات کو ضروری سمجھتے ہیں اور مذہب عقائد اور اخلاقیات کا سہارا لیکر اس راہ کی سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ماڈرنسٹوں کا دعویٰ ہے کہ وہ نظریات(Doctrines) کی تجزیہ اور تحلیل کو کھلے دل سے قبول کرتے ہیں کیونکہ وقت کیساتھ علم میں وسعت آجاتا ہے جس کیلئے نظریات میں تبدیلی لابدی ہے اور سائنسی ترقی کیلئے "تغیر" ناگزیر عمل ہے۔ ماڈرن ازم کو آرتھوڈوکس مذہب پرستوں کی طرف سے چیلنج کا سامنا ہے۔وہ سمجھتے ہیں کہ بیسویں صدی میں سائنسی ارتقاء، عقلیت اور لبرل ازم کے نتیجے میں جو خاندان، مذہب اور سماجی قدروں میں تنزل رونما ہوچکا ہے اِس کی توجیہ روایتی مذہب (Traditional Theology) ہی کر سکتی ہے نہ کہ ماڈرن ازم یا سائنسی طریقہ ہائے کار۔

لبرل ازم کی تاریخ[40]

لبرل ازم مغربی فکر وفلسفہ پر مبنی ایک نظریہ (آئیڈیالوجی)ہے۔ جس میں" آزادی" ہر فکر و عمل میں ایک اساس (Basic value) کی حیثیت رکھتی ہے۔ لبرل ازم کی نشاۃ اور تاریخ سے بحث کرتے ہوئے انسائیکلو پیڈیا امریکانا کا یہ تبصرہ نہایت دلچسپ ہے۔

"Because liberalism, in its most abstract sense, is a belief in the values of individual liberty with a minimum of state intervention in personal life, its origins may be sought as far back in remote times as one chooses. The Devil has been called the first Whig (liberal) because, in the form of a serpent, he persuaded Eve to throw off the authoritarian yoke of God...[41] "

لبرل ازم اٹھارویں صدی میں شروع کی گئی یہ "تحریک" اب باقاعدہ تمام ترقی یافتہ ممالک میں بطور نظریہ " Ideology"کے رائج ہے۔اور مذہب مجرد اخلاقیات میں تبدیل ہو کر آزاد معاشرے یعنی سِول سوسائٹی کا ایک ادنیٰ خادم ہے۔

لبرل ازم کے بنیادی اُصول Principles of Liberalism

چند اُصول جن پر تمام آزاد خیال(Liberals)باہم متفق ہیں، یہ ہیں۔

سیاسی لبرل ازم (Political Liberalism)

سیاسی آزادی کے نظریئے کے مطابق فرد اور معاشرہ قانون کی اساس ہے لیکن قانون بذات خود مقصود نہیں۔ فرد اور فرد کی آزادی ہی مقصود (End) ہے۔ جبکہ معاشرہ ادارے اور قوانین ذرائع(Means) ہیں جو فرد کی آزادی جو کہ مقصود ہے یقینی بنانے میں معاون ہیں۔اس کی سب سے بڑی مثال میگنا کارٹا (Magna Carta) ہے[42]۔ جو کہ بطور سیاسی دستاویز افراد کی آزادی کو بادشاہ کی سیاسی حیثیت سے بڑھ کر "فرد کی آزادی"کی تائید کرتا ہے۔سیاسی لبرل ازم"سوشل کنٹریکٹ" پر زور دیتا ہے[43]۔ جس کے مطابق شہری ازخود قانون سازی کرتے ہیں۔اور باہمی رضامندی سے اُنہی قوانین کی پاسداری کرتے ہیں۔سوشل کنٹریکٹ کے نظریئے کے مطابق شہری ہی بہتر جانتے ہیں کہ اُن کیلئے کیا بہتر ہے۔سیاسی آزادی کا نظریہ تمام شہریوں کی بلاامتیاز رنگ و نسل، مذہب جنس اور معاشی حالت کے بالغ رائے دہی (Adult

(Franchise) پر مبنی ہے۔ سیاسی آزادی کا نظریہ قانون کی عملداری (The Rule of Law) اور آزاد جمہوریت (Liberal Democracy) پر زور دیتا ہے اور حمایت کرتا ہے۔

آزادی تہذیب و ثقافت (Cultural Liberalism)

آزادی ثقافت بنیادی انسانی حقوق کی پاسداری پر زور دیتا ہے۔ جس میں:

- ✓ ضمیر اور زندگی گزارنے کے طریقوں کی آزادی (Conscience and life style)
- ✓ جنسی آزادی (Sexual Freedom)
- ✓ مذہبی آزادی (Religious Freedom)
- ✓ آزادیٔ فکرو استدراک[44] (Cognitive Freedom)
- ✓ حکومت کی ذاتی زندگی (Private Life) میں عدم مداخلت

جیسے اُمور شامل ہیں۔ ثقافتی آزادی (Cultural Liberalism) کے حمایتی عموماً اس بات کی مخالفت کرتے ہیں کہ حکومت ان چیزوں کو اپنے ہاتھوں میں لے یا اس کیلئے قانون سازی کرے۔

(۱) ادب (Literature) (۲) فنون لطیفہ (Art) (۳) علم ودانش (Academics)
(۴) جوا (Gambling) (۵) جنسی معاملات (Sex) (۶) قحبہ گری (Prostitution)
(۷) اسقاط حمل (Abortion) (۸) شراب نوشی (Drinking)
(۹) منشیات کا استعمال (Use of Marijuana and Contra Band Items)

تقریباً تمام آزاد خیال (Liberals) افراد طبقات مندرجہ بالا معاملات میں حکومت کی مداخلت یا کسی قسم کی قانون سازی کی مخالفت کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے کہا جاسکتا ہے کہ ھالینڈ آج دنیا کا سب سے زیادہ آزاد خیال (Liberal) ملک ہے[45]۔

اقتصادی آزادی (Economic Liberalism)

اقتصادی آزادی کو ان کے بعض حمایت کرنے والے Classical Liberalism بھی کہتے ہیں۔ یہ ایک اقتصادی نظریہ ہے جس کے مطابق فرد کو ذاتی ملکیت (Private Property) اور سرمایہ کاری کی آزادی کا حق حاصل ہے۔ اقتصادیات کی اصطلاح میں اسے Laissez-faire capitalism بھی کہتے ہیں[46]۔ جس کا مطلب ہے کہ:

- ✓ تجارت کی راہ میں حائل قانونی رکاوٹوں کو دور کرنا۔

- ✓ حکومت کی تجارتی معاملات میں عدم مداخلت یا کم سے کم مداخلت
- ✓ حکومتی اجارہ داری (Monopoly) یا امداد (Subsidy) کو ختم کرنا۔
- ✓ حکومت مارکیٹ کو ریگولیٹ (Regulate) نہ کرے
- ✓ افراد کو کھلی چھوٹ دی جائے کہ وہ کیا کمائیں اور کیسے کمائیں[47]۔
- ✓ مارکیٹ کی قوتیں (Market Forces) جو رسد (Supply) اور طلب (Demand) پر مبنی ہیں، اشیاء (Goods) اور خدمات (Services) کی قیمتوں کا تعین ازخود کریں[48]۔

آزاد معیشت (Economic Liberalism) معاشی ناہمواری، عدم مساوات (Inequality) کو قبول کرتی ہے۔ کیونکہ آزاد معیشت کے حامیوں کے مطابق یہ معاشی مسابقت کا لازمی اور فطری نتیجہ ہوتا ہے۔ کیونکہ دو "Bargainers" کی معاشی حالت یکساں نہیں ہوتی اور اقتصادی ترقی کیلئے مسابقت لازمی ہے۔ ہاں یہ ہے کہ ایک پارٹی دھونس دھمکی (Coercion) پر نہ اُتر آئے[49]۔

معاشرتی آزادی: (Social Liberalism)

سوشل لبرل ازم کو جدید لبرل ازم (New Liberalism) یا اصلاحی آزادی (Reform Liberalism) اور فلاحی آزادی (Welfare Liberalism) بھی کہتے ہیں۔ یہ نظریہ اُنیسویں صدی کے اواخر میں ترقی یافتہ ممالک میں وجود میں آیا۔ سرمایہ دارانہ نظام کے ایک اُصول "Profit Motive" پر تنقید کی صورت میں کچھ اقتصادی آزاد خیال اس نظریئے کے حامی ہیں کہ[50]:

- ✓ حکومت بے لگام منافع خوری پر قد غنیں لگائے اور بے لگام منافع خوری کی صورت میں جو مسائل غریب یا متوسط طبقہ کیلئے پیدا ہو سکتے ہیں اُسکا سدِ باب کرے۔
- ✓ فرد، جو معاشرے کی بنیاد ہے، کو تعلیم اور صحت کے یکساں مواقع میسر ہوں۔
- ✓ سوشل لبرل ازم کے مطابق یہ مثبت حقوق ہیں جسے دوسرا لازماً فراہم کرے۔
- ✓ تعلیمی ادارے، لائبریریاں، تحقیقی ادارے، آرٹ گیلریز حکومت ٹیکس کاٹ کر چلائیں۔

سوشل لبرل ازم کے حامی کچھ حد تک حکومتی اقدامات (Restrictions) کو لازم قرار دیتے ہیں۔ تاکہ منافع خوروں کی بے لگام مسابقت، قیمتوں کے کنٹرول اور تنخواہ دار طبقہ کے حقوق کی رعایت کو "Wage Laws" کے ذریعے قابو میں رکھیں۔ سوشل لبرل نظام متعین کرے تاکہ رفاہ عامہ کی صورتیں پیدا ہوں اور معاشرے میں بے چینی کی کیفیت نہ ہو[51]۔

عالمگیریت کی جہتیں۔ تاریخ کے آئینے میں[52]

1. مغرب کے ماہرینِ اقتصادیات، عمرانیات اور سیاسی مفکرین معاصر عالمگیریت کے نشأۃ و تاریخ سے بحث کرتے ہوئے مختلف تاریخی عوامل اور نظریوں کی طرف نشاندھی کرتے ہیں۔ مغربی مفکرین کے مطابق عالمگیریت کی ابتداً بھی وہی جہتیں تھیں جو آج ہیں۔ فرق صرف زمان و مکان کا ہے یا پھر یہ کہ آج معاصر عالمگیریت جدید سائنسی انداز میں جلوہ گر ہو رہی ہے۔ تاہم وہ سب عالمگیریت کے ان دو بنیادی جہتوں پر متفق ہیں۔

i. اقتصادی جہت (Economic Dimensions)

ii. سیاسی جہت (Political Dimensions)

اقتصادی جہت (Economic Dimensions)

تقریباً نصف صدی تک یورپ کی جدید ریاستیں، ایشیا کے آزاد نو آبادیات اور سویت یونین سمیت بلکہ عالمی بنک اور امریکی سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ، سرمایہ دارانہ نظام، اس کی تنظیم اور سیاسی کنٹرول کے بارے میں یہی نظریہ رکھتے تھے۔ کہ:

i. عالمی اقتصادیات (World Economy) دراصل قومی معیشتوں (National Economics) کے درمیان باہم ربط اور تعامل کا نام ہے۔ ہر ملک اپنے اقتصادیات کی نگرانی کرتا ہے۔ اس کو کنٹرول کرتا ہے۔ اقتصادی منصوبہ بندی حکومت ہی کرتی ہے اور معیشت کے اُتار چڑھاؤ اور منصوبہ بندی جیسے پہلا پانچ سالہ اقتصادی منصوب (First Five Year Plan)، دوسرا پانچ سالہ اقتصادی منصوبہ (Second Five Year Plan) وغیرہ ریاست ہی کرتی ہے[53]۔

ii. دو عالمی جنگوں اور سرد جنگ کے درمیان یہ نظریہ پروان چڑھا کہ عالمی اقتصادیات (Global Economy) اجارہ داریوں (Monopolies) اور کارپوریشنوں کے باہمی

مسابقت(Competition) کی تجارت ہے جو ریاست کی ہدایات کے مطابق کام کرتی ہیں۔ یہ کارپوریشن یا تو خود ریاستی ملکیت (State owned)ہوا کرتی ہے یا پھر ذاتی ملکیت (Privately owned)ہوتی ہے۔ ریاستی منصوبہ بندی اور ترجیحات اس طرز معیشت کا مرکزی عنصر ہے۔ یہ کارپوریشنیں اور انکی ملکی اور بین الاقوامی تجارت ریاست کی منصوبہ بندی کی پابند ہوتی ہیں۔ ان کارپوریشنوں کے پالیسی سازوں میں بیرون ملک مارکیٹوں کی تلاش اور مسابقت کا عنصر نمایاں نہیں تھا۔

iii. عالمی اقتصادیات کے بارے ۱۹۵۰ء کے عشروں میں ایک اور نظریہ پروان چڑھا۔ جو روس کا اشتراکی نظریہ تھا۔ اس نظریہ کو بوجوہ "سائنٹیفک" کہا جانے لگا۔

اس کے اہم خدوخال یہ تھے کہ:

- ✓ یہ سرمایہ دارانہ نظام مارکیٹ اکانومی کے برعکس ذاتی ملکیت کو رد کرتا تھا۔
- ✓ اس طرز معیشت کا کنٹرول براہ راست حکومت کے ہاتھ میں تھا۔
- ✓ اس طرز معیشت میں مینوفیکچرنگ اور پراڈکشن پر زیادہ زور تھا۔ لہذا اس نے معیشت پر اچھا اثر ڈالا۔ چونکہ مغرب کی معیشت صنعتی (Industry Oriented) تھی۔ لہٰذا یہ طریقہ معیشت مغرب (یورپ) میں عام ہوا۔
- ✓ اس سائنسی معیشت (Scientific Economy)میں جنگی آلات اور سازو سامان پر زیادہ زور تھا۔ اس کے وجہ سےWar Industry میں ترقی ہوئی لہٰذا اسی سے سوویت یونین اور یورپ دونوں میں "War Economy"کی بنیاد پڑ گئی[54]۔

سیاسی جہت(Political Dimension)

أ- جدید ریاست (Modern State) کا وجود میں آنا:

معاصر عالمگیریت کے نشأۃ و تاریخ میں ایک بڑا تاریخی عامل جدید ریاست کا وجود میں آنا بھی ہے۔ صنعتی انقلاب کے نتیجے میں یورپ کی پُرانی بادشاہتیں نئ جنگجو ریاستوں (Belligrant states)میں اور بعد ازاں ایک عظیم جنگ و جدل کے بعد جدید ریاستوں میں تبدیل ہو گئیں مثلاً[55]:

(ا) برطانیہ عُظمیٰ(19)(Great Britian)[56] (۲) فرانس(French Empire)[57]

(۳) سلطنت اٹلی(Italian Empire)

(۴)متحدہ جرمنی (21)(Unified Germany after 1870) [58]

(۵)رشین ایمپائر[59](Russian Empire/Tzaist Empire)　(۶)ہسپانیہ (Spanish Empire)

ب- آپس میں جنگوں کے نتیجے میں یہ بادشاہتیں ختم ہوکر جدید ریاستوں میں تبدیل ہوگئیں اور انہوں نے Social Democratic Republics کی شکل اختیار کی ۔وجود میں آنے والی نئی یورپی ریاستیں چونکہ زیادہ تر علاقائی تھیں لہٰذا جدید ریاستیں قومی ریاستیں (Nation State) بھی کہلائی جانے لگیں اور نئی اصطلاحات وجود میں آئیں۔

(۱) قومی معیشت(National Economy)

(۲) قومی سیاست(National Politics)

(۳) قومی سرحدات(National Boundaries)

اسی مناسبت سے دوسرے غیریورپی اقوام کیساتھ معاملات بین الاقوامی تجارت (International Trade)اور بین الاقوامی سیاست (International Politics)وغیرہ کہلائے جانے لگے[60]۔

ت- اس دوران جنگی معیشت (War Economy)کی بنیاد مزید مستحکم ہو گئی۔ہر قوم اپنی خودمختاری کی کیلئے سوچنے لگی اور اسلحہ سازی کی بڑی بڑی صنعتیں، اسلحہ کی پیداوار،ڈاک ،سڑکوں اور ریلوے کا نظام اور مواصلات کا نظام وجود میں آیا ، ان سب میں بے دریغ سرمایہ کاری، حکومتی یا پرائیویٹ سیکٹر میں سرپرستی، ان سب کو "قومی سرمایہ کاری کا منصوبہ" "National Capital Project"کہا جانے لگا[61]۔

ث- فوجی مہمات کیلئے ریونیو اکھٹا کرنا، بڑی بڑی مہموں کیلئے انتظام و انصرام (Logistic Support)اسلحہ و گولہ بارود، توپ خانہ، رسالہ اور پیدل فوجوں کی لباس، خوراک اور طبی سہولتوں کی فراہمی کیلئے بڑی بڑی صنعتیں قائم ہوئیں اور کارپوریشنیں وجود میں آئیں[62]۔

جدید ریاستیں اور معیشت(Modern States and Economy)

جدید معیشت و تجارت کی ترقی کیلئے ضروری تھا کہ تجارتی معاملات میں توازن اور استحکام ہو اور خسارے اور نقصان کے امکانات کو کم سے کم کیا جائے۔ چنانچہ انفرادی تجارت میں سیکورٹی کی کم سے کم ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن جیسے جیسے تجارت کا حجم بڑھتا جائے، اشیاء قیمتی ہوں اور کارگو کی منتقلی میں مسافت، حجم اور قدر قیمت بھی پیش نظر ہو تو حکومت پر حفاظتی انحصار بڑھ جاتا ہے۔ تجارت میں جیسے جیسے ترقی ہوتی ہے وہ قومی سے بین الاقوامی ہوتی جاتی ہے لہذا اُتنا ہی حکومتی سرپرستی کی ضرورت بڑھ جاتی ہے تاکہ (۱) تجارتی کارگو کی حفاظت و صیانت (۲) تجارتی اشیاء کی منتقلی(Transportation)یا بحری راستے کے ذریعے تجارت) (Shipment)(۳)(قومی اور بین الاقوامی قوانین (۴) شرح مبادلہ کا تعین ((Exchange Rates)۵)(تجارتی معاہدوں پر عمل درآمد Enforcement of(Laws for) (contracts۶)(پیداواری اشیاء کی ضیاع سے حفاظت (۷)اور نقصان و خسارے کی صورت میں تلافی(Redress) کو یقینی بنایا جاسکے۔ اگر ان اُمور میں قومی یا بین الاقوامی سطح پر ملکی معیشت کیلئے خطرات درپیش ہوں تو انہیں دور کرنے کیلئے جدید ریاستیں قوت کے استعمال سے بھی دریغ نہیں کرتیں۔ لیکن جدید ریاستوں کے زیر نگرانی تجارت و معیشت کا یہ طریقہ اُس طریقے سے مختلف نہیں ہوتا تھا جو بادشاہوں کے زمانے میں تھا۔ سرمایہ کاروں، تاجروں، صنعتکاروں، کاشتکاروں یا جاگیرداروں یا معدنی ذخائر کے تاجروں (Miners) کو جتنا خطرہ ڈاکوؤں راہزنوں سے ہو سکتا تھا اُتنا ہی شہزادوں اور بادشاہوں (Monarchs, Princes) سے اور جدید مملکتوں کے سرکاری کارندوں (Officials) سے لاحق رہتا تھا۔ براہ راست چوری، راہزنی نے ٹیکسوں کی شکل اختیار کی[63]۔

پس عالمگیریت کی ابتدائی تشکیل میں یہ دونوں اہم عناصر کارفرما رہے ہیں کہ حکومت و سیاست (Politics)اور اقتصادی معاملات(Economics) ساتھ ساتھ چلتے رہے۔ حکمرانوں کو اپنی حفاظت، اخراجات اور باقاعدہ افواج رکھنا اور اُنکا انتظام وانصرام (Logistics) اور اُنکے لئے ریونیو کو پیدا کرنا اہم مسئلہ تھا۔ اس مسئلے کے حل کے لئے وہ ہمیشہ اپنے اردگرد تجارتی سرگرمیوں اور کاشت و پیداوار کو جاندار رکھتے تھے۔ جبکہ صنعتکاروں، تاجروں، جاگیرداروں کو اپنے اشیائے صرف کی خرید و فروخت، منتقلی اور زیادہ سے زیادہ منافع کیلئے حکومتی سرپرستی کی

ضرورت ہوتی تھی۔ لہٰذا سیاست اور تجارت میں چولی دامن کا ساتھ رہتا تھا۔ یہاں تک کہ بیسویں صدی کے آخر میں اقتصادیات واضح طور پر قومی سیاستوں پر غالب آنا شروع ہو گئیں۔

عالمگیریت قبل از جدیدیت(Pre Modern Globalization)

یہ دور تاریخ کے ابتداء سے لیکر یورپ کی نشاۃ ثانیہ (Renaissance) تک ہے۔ یہ دور زیادہ تر ایشیاء اور یورپی اقوام کا باہمی علاقائی اور تہذیبی کشمکش کا دور ہے۔ اس دور میں عالمگیریت کے داعیوں کا بنیادی مقصود اپنی سیاسی اور عسکری قوت کی حامل بادشاہتوں کے قیام اور اُن کو دوام دینے کا دور تھا۔ جیسے ہندوستان، چینی ھن اور رومی بادشاہتیں۔ اس دور کی ایک اور خصوصیت عظیم مذاہب اور اسکے پھیلاؤ اور تحاریک کا دور تھا جیسے یہودیت، عیسائیت اور اسلام۔ اس دور کی ایک اور خصوصیت ترک وطن یعنی بڑے پیمانے پر قوموں کی نقل و حرکت کا دور تھا جیسے رومن، جرمن اور منگول وغیرہ[64]۔

دور جدید اول اور عالمگیریت(28)(1500-1850) Early Modern Globalization

عالمگیریت اِس دور میں جن عوامل کا نتیجہ ہے ان میں اہم یہ ہیں۔

- ✓ یورپ، امریکہ اور اوشیانا (آسٹریلیا، نیوزی لینڈ وغیرہ) کے خطوں کے درمیان افراد اور اقوام کی نقل و حرکت۔
- ✓ اس دور میں یورپ میں اقوام کی سطح پر مملکتیں وجود میں آئیں جنھیں "Nation State" کہا جانے لگا۔
- ✓ عظیم تجارتی کمپنیوں (Trading Companies) کا پھیلاؤ ہوا، تجارت میں وسعت آئی اور تجارت عالمی سطح پر ہونے لگی (مثلاً ایسٹ انڈیا کمپنی کا پھیلاؤ)
- ✓ عظیم عسکری، سیاسی اور اقتصادی قوت کے بن جانے کے بعد یورپ میں عظیم برطانوی، پرتگیزی اور ہسپانوی بادشاہتوں کا قیام عمل میں آیا جو کہ عالمی بادشاہتیں (Global Empires) تھیں۔
- ✓ جدید عالمگیریت (1850-1945: (Modern Globalization)

اس دور میں عالمگیریت کی اہم خصوصیات یہ تھیں[65]۔

اَ- یورپ، جاپان، روس وغیرہ میں سرمایہ دارانہ صنعتی معیشتیں (Industrialized Capitalist

(Economiesوجود میں آگئیں۔

ب- صنعتی ترقی اور پیداوار نے صنعتی ملکوں میں انتہائی مضبوط فوجی طاقتوں اور سیاسی طور پر مضبوط قومی اداروں(State Institutions) کو فروغ دیا۔

ت- یورپی اقوام اپنے علاقوں سے نکل کر فتوحات کیلئے پھیل پڑیں۔ جس کے نتیجے میں چین، جاپان اور افریقہ اپنے بند دروازے یورپی سیاست، معیشت اور عسکریت کیلئے کھولنے پر مجبور ہوئے۔

ث- اسی دور میں اقتصادی عالمگیریت (Economic Globalization) کا آغاز ہوا۔ اور براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (Foreign Direct Investment) کو فروغ حاصل ہوا[66]۔

ج- مواصلات (Communication Networks) جیسے ریلوے، ٹیلی گراف وغیرہ کی ٹیکنالوجی میں ترقی ہوئی جس کی وجہ سے مختلف خطوں کی تہذیب و ثقافت کے درمیان باہم ربط ہونے لگا۔

معاصر عالمگیریت:(Contemporary Globalization (1945-Present)

- ✓ معاصر عالمگیریت، گذشتہ ادوار کی بہ نسبت خود تاریخ ساز (Epoch making) ہے۔
- ✓ کیفیتی اور کمیتی دونوں اعتبار سے اس کے امتیازات اوج کمال تک پہنچے ہوئے ہیں۔
- ✓ تنظیمی لحاظ سے اور اس کی دوبارہ نشاۃ کے لحاظ سے معاصر عالمگیریت زیادہ قوی، ظاہر اور عدیم النظیر ہے۔
- ✓ معاصر عالمگیریت جن میدانوں میں کارفرما نظر آرہی ہے وہ یہ ہیں۔

(۱) سیاسی عالمگیریت(Globalization of Politics)

(۲) قانون اور گورننس(Globalization of law and governance)

(۳) عسکری معاملات(Global role of Armies)

(۴) عالمی ثقافتی روابط(Global Cultural Linkages)

(۵) افراد کی نقل و حرکت(Human Migrations)

(۶) اقتصادی عالمگیریت(Economic Globalization)

(ے) عالمی مسئلہ ماحولیات (Global Environmental threats)

ح- علاوہ ازیں معاصر عالمگیریت کے اس دور میں ایجادات و اکتشافات جس پیمانے پر ہو رہی ہیں وہ نہ صرف عدیم النظیر ہیں بلکہ تاریخ انسانی نے شاید ہی ایسی مثالیں دیکھی ہوں۔

خ- مواصلات اور اتصالات کے میدان میں جو ایجادات و اکتشافات ہوئے ہیں اس کی وجہ سے نہ صرف فاصلے سمٹ کر رہ گئے ہیں بلکہ دُنیا ایک "عالمی گاؤں" کی شکل میں نظر آرہی ہے۔

د- اس عالمگیریت کی فضا ایسے وقت میں پیدا ہوئی ہے جب قومی ریاستیں جڑیں پکڑ چکی ہیں اور بطور سیاسی اکائیوں (Political entities) کے اور اپنے سیاسی رول کے لحاظ سے آفاقی (Universal) ہو چکی ہیں[67]۔

نتائج

کیا یہ عالمگیریت کا دور ہے کہ نہیں؟ جواب "ہاں" میں ہے۔ ہم عالمگیریت کے ایک دور میں داخل ہو چکے ہیں۔ لیکن یہ تاریخ کا انجام نہیں جیسے کہ بعض لبرل مکتبہ فکر کے افراد جلد بازی میں کہہ گئے۔ بلکہ معاصر عالمگیریت کی تاریخ کے ادوار ہی کے ساتھ رواں دواں ہے۔ اس میں اقتصادی، سیاسی اور عسکری لحاظ سے بہت اُتار چڑھاؤ آئے۔ کوئی دور عام خوشحالی، اقتصادی آسودگی اور امن ساتھ لایا تو کچھ ادوار نے انسانیت کے حوالے سے بڑے دردناک نقوش بھی چھوڑے۔ معاصر عالمگیریت ابھی تبدیلی کے مراحل سے گزر رہی ہے گویا اس کی موجودہ شکل بھی تغیر پزیر ہے نہ کہ مستقل اگرچہ اس کی گھن گرج زیادہ ہی محسوس ہو رہا ہے۔

عالمگیریت سے متعلق اس کے داعیوں کی بعض توقعات انتہائی مبالغہ آمیز بھی ہیں اور مغالطہ آنگیز بھی۔ گلوبل اکانوی کا وجود میں آنا، ملٹی نیشنل کمپنیوں کا ٹرانس نیشنل کارپوریشنوں میں تبدیل ہونا اور گلوبل مارکیٹ کے بارے میں پشین گوئیاں اور پیش بندیاں اور کامیابیوں کے دعوے قبل از "وقت" ہیں جو بین الاقوامی حالات کے غیر معروضی جائزے پر مبنی ہیں۔

اس سے لازماً اتفاق کیا جاسکتا ہے کہ موجودہ حالات واقعتاً عالمگیر ہیں اور ان میں سیاست، اقتصادیات اور عسکری اُمور اپنی عالمگیر شکل میں موجود ہیں لیکن یہ عالمگیریت کی پہلی شکل نہیں۔

معاصر عالمگیریت کی بہت ساری جہتیں مصنوعی اور عارضی ہیں۔ قوی امکان ہے کہ نئے عالمی حالات کے وقوع پزیر ہونے سے اسے پسپا ہونا یا بالکل معدوم ہونا پڑے۔

معاصر عالمگیریت کا دور دوسری جنگ عظیم کے بعد شروع ہو چکا ہے۔ اقتصادی اور بہت سے سیاسی عوامل اسکی تائید کرتے ہیں۔ خاص کر اقتصادی میدان میں ملٹی نیشنل کمپنیوں کا ظہوراور بے تحاشا غیر ملکی سرمایہ کاری(Foreign Direct Investment) اس کے دو بڑے مظاہر ہیں۔

قومی مملکتوں کی سرحدات زیادہ تر بے معنی ہوتی جارہی ہیں۔ معاصر عالمگیریت کو بہت زیادہ بیرونی دباؤ کا سامنا ہے کیونکہ ہمارے لئے یہ کسی "جدید عالمی نظم" کی ناگزیر شرط (Sine qua non) نہیں۔

سب سے آخر میں یہی ہے کہ عالمگیریت افراد، اقوام، تنظیموں، معاشرتوں اور ریاستوں پر مختلف جہتوں سے اثر انداز ہو رہی ہے۔

Notes and References

1 Oxford Advanced Learner's Dictionary of Current English, oxford university press.1997
2 The "Ideology" of Globalism and "Ad" of Globalization.
3 Webster's College Dictionary, Random house inc. New york, 1991.
4 Encarta world English Dictionary (1999) Developed by Microsoft Bloomsbury publishing as compact Disc (CD).
5 Gary, L.G., et al, (ed.), The Dictionary of Financial risk management, p.145. See definition of globalization.
6 The International Encyclopedia of Business and Management, Oxford University Press, London (1996) Vol-1, p. 1649.
7 See Web link, www.globalization.com.
8 یاسر ندیم، "گلوبلائزیشن اور اسلام": ص ۵۷
9 صالح الراقب، "العولمہ"، ص ۴، (بحوالہ) یاسر ندیم، ص ۵۹
10 See weblink, www.globalization.com.
11 George Soros, "On Globalization" (2002), P: VII.
12 See web link, www.globalization.com.

13 Like Transnational corporations (TNCs) and their global trade and financial activities
14 A policy of western countries to avoid Demographic imbalance, and to earn Foreign Exchange, if by Asian countries.
15 Low wages and Tax free zones, would let TNCs to exploit Labour Markets hence exploitation of Labour, Especially in export processing zones.
16 A genuine concern of the third world countries as TNCs would emerge as Tran national actors in Global politics.
17 Containerization and Cargo shipments.
18 Money transfer (Online) like \'Western Union\' & \'swift\' systems and use of Debt and credit cards
19 Information Technology also called as information Revolution.
20 Richard, T. Antoun, (ed.),'Sojourners abroad\': Migration for higher education in a post-peasant Muslim Society., pp: 30.
21 Information technology. See also chapter:3. Sec: 2 of this thesis (Researcher).
22 NGOs as Trans˪national actors both acting nationally and internationally.
23 Introduction of World Wide Web in 1980s.
24 Economic Globalization in terms of Global Trade and Finance.
25 Financial inflow and outflow.
26 Organization for petroleum exporting countries.
27 Major Global governance agencies for Trade and Finance like, BIS, G-7/G-8, GATT, IMF, WBG, I0SCO, OECD, UNCTAD, WTO: see chapter:2, section:2 of this thesis for more detail.
28 Abid, Q.S.,"Social Dimensions of Globalization"?, pp. 177-186 WTO is now as "Economic Regime".
29 John Baylis, et al, (ed.), (2nd Ed.),"The Globalization of politics", p. 281.
30 Like Export processing zones (EPZs).
31 Hussain, I.,"Containerization: Globalization and the Box", The News daily, International, sep. 22, 2006.
32 Abid, Q.S., op.cit. p.202
33 Homogenization of culture, The idea of "Cultural Globalization".
34 Pizza, KFC and Mcdonald
35 Jonathan, D. Aronson, (ed.),"The communications and Internet Revolution", p: 19.
36 See detailed account for intellectual property rights on web link, www.TRIPS.com
37 Commonality of beliefs, thoughts and actions and its homogenization, but through a western perspective. It has triggered reaction as "Asian values", and "Localization" rather than Globalization.
38 Nattion State,s"A legal territorial entity composed of a stable population and government; its sovereignty is recognized by other states in international system". In Tim Dunne, (ed.),"Realism", pp: 21.
39 The Encyclopedia Americana, International edition, vol. 19, Grolier inc. Danbury Connecticut see word, Modernism

40 Tim Dunne, ‹Liberalism,‹ pp: 20, useful extracts on Liberalism can be retrieved from www.liberalism.com. Liberalism means an ideology whose central concern is the liberty of the individual.
41 The Encyclopedia Americana, International edition, Volume, 17, Grolier inc. See detail under word "Liberalism", p.294.
42 Magna Carta; Means great charter. The charter of English political and Civil Liberties granted by King John at Runnymede in June 1215, a document or piece of Legislation that serves as a guarantee of basic rights.
43 Social Contract: An agreement among the members of an organized society or between the governed and the government defining and limiting the rights and duties of each
44 as per ideology of "Existentialism" Which means
45 Holland, also called Netherlands: A North European country. Brussels is the capital and Headquarters of most of European Union offices.
46 Also called as Market economy: see, Nigel Harris, "The return of the Cosmopolitan capital".pp-291

47 تقی عثمانی، مولانا، اسلام اور جدید معیشت وتجارت، ص ۲۶-۲۷

48 تقی عثمانی، مولانا، اسلام اور جدید معیشت وتجارت، ص ۲۶-۲۷

49 John, Ra, ‹Globalization and the inequality; Neo-Liberalism‹s downward spiral‹, p.10.
50 A normative theory that some element of the ‹Rule of Law‹ should be included in Liberalism, say as a social contract.
51 ."Idealism in terms of International Relations theory "(see for Ref, Tim Dunne, (ed.), Liberalism,‹ pp.20.
52 Paul, Kirkbride., et al, (ed.), "Globalization; The External pressures" p. 35
53 Nigel Harris, The Return of the Cosmopolitan capital: Globalization, state and war, pp. 191-12
54 Ibid.pp: 172-188.
55 Ibid: p. 177 (See the War Economy).
56 Ibid: p. 119. ‹The Apogee of the Modern state.
57 Dissolved after world war-II.
58 Disintegrated after world war-2.
59 Surrendered and defeated after world war-2.
60 Ceased to exist as empire after Bolshevik Revolution in 1917, after world war-I, by Stalin.
61 Len Scott, (ed),International History 1945-1990, pp.17
62 Nigel Harris, \‹The Return of Cosmopolitan Capital‹, pp.45-90.(the Modern State)
63 Ibid
64 Ibid
65 Increase in Global Trade and Finance
66 Ibid. pp. 36-37
67 Held, D. et al, ‹Global Transformations‹ Politics, Economics and Culture, pp. 424-25